معلّمات اور طالبات سمیت خواتین

کے متعدد مخصوص مسائل پر مشتمل ایک عام فہم اور مفید رسالہ

حیض ونفاس کی حالت میں

قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اسے چھونے کے احکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

خواتین کے متعدد مخصوص مسائل سے متعلق یہ زیرِ نظر رسالہ کوئی مستقل تالیف نہیں بلکہ بندہ کے ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ کی تین قسطوں کا مجموعہ ہے جن میں کچھ تبدیلی اور اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اس مختصر رسالے میں خواتین کے لیے ماہواری اور نفاس کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کو چھونے کے حوالے سے بنیادی مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ یہ رسالہ معلمات اور طالبات سمیت خواتین کے لیے بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
ربیع الثانی 1442ھ/ نومبر 2020
03362579499

اجمالی فہرست

- حیض ونفاس کی حالت میں تلاوت کرنے کا حکم۔
- حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کا حکم۔
- حیض ونفاس کی حالت میں ترجمہ قرآن پڑھنے کا حکم۔
- حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر لکھنے کا حکم۔
- حیض ونفاس کی حالت میں قاعدہ پڑھنے کا حکم۔
- قرآن کریم کو چھونے کے لیے پاکی کا حکم۔
- قرآن کریم کے اوراق اور جِلد کو چھونے کا حکم۔
- قرآن کریم کو غلاف کے ساتھ چھونے کا حکم۔
- قرآنی آیات پر مشتمل کاغذ وغیرہ کو چھونے کا حکم۔
- قرآن کریم کو کسی حائل کے ذریعے چھونے کا حکم۔
- قرآن کریم کو جسم سے متصل لباس کے ذریعے چھونے کا حکم۔
- تفسیر کی کتاب کو چھونے کا حکم۔
- قرآن کریم کے ترجمہ کی کتاب کو چھونے کا حکم۔
- حیض ونفاس کی حالت میں قاعدہ کو چھونے کا حکم۔
- موبائل یا کمپیوٹر وغیرہ میں موجود قرآن کریم کو چھونے کا حکم۔

حیض و نفاس کی حالت میں تلاوت کرنے کا حکم:

عورت کے لیے حیض و نفاس کی حالت میں تلاوت کرنا ناجائز ہے، اسی طرح قرآن کریم کی دعائیں تلاوت کے طور پر پڑھنا بھی ناجائز ہے، البتہ انھیں دعاؤں کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کا حکم:

واضح رہے کہ اصولی طور پر تو عورت کے لیے حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے بھی تلاوت کرنا جائز نہیں، البتہ چوں کہ قرآن کریم سیکھنا اور سکھانا ایک مجبوری کی صورت ہے اس لیے ایسی مجبوری کی صورت میں معلمہ اور طالبہ کے لیے اس قدر گنجائش ہے کہ ایک ہی سانس میں روانی کے ساتھ قرآن کریم کی آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کے ہر ہر کلمہ پر سانس توڑ کر علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھے، جیسے کہ آیت: ''إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ'' کو یوں پڑھے کہ ''إِيَّاكَ'' پڑھ کر سانس توڑ دے، پھر ''نَعْبُدُ'' پڑھ کر سانس توڑ دے، پھر ''وَإِيَّاكَ'' پڑھ کر سانس توڑ دے، پھر ''نَسْتَعِينُ'' پڑھ کر سانس توڑ دے۔

(ماخذ: فتویٰ جامعہ دار العلوم کراچی نمبر: ۱۹۴۶/ ۳۷، ۳اور ۱۳۴۱/ ۵۱)

فائدہ: جو طالبات اور خواتین قرآن کریم کی حافظہ ہوں یا حفظ کر رہی ہوں تو وہ حیض و نفاس کی حالت میں مذکورہ مسئلے کے مطابق بھی عمل کر سکتی ہیں، البتہ سبق وغیرہ یاد کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دل ہی دل میں آیات پڑھ لیا کریں یا شرعی احکام کی رعایت کے ساتھ کسی کی تلاوت سُن لیا کریں۔

حیض و نفاس کی حالت میں ترجمہ قرآن پڑھنے کا حکم:

حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا جائز ہے۔

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر لکھنے کا حکم:

قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے والی خواتین کے لیے حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کا ترجمہ اور

تفسیر لکھنا جائز ہے، البتہ اگر قرآنی مصحف یا بیاض والے قرآن کریم میں ترجمہ اور تفسیر لکھنے کی ضرورت پیش آ رہی ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں جائز صورت یہ ہے کہ کسی حائل کے بغیر قرآن کریم کو نہ چھوئے بلکہ ہاتھ کے نیچے کوئی کاغذ یا کپڑا وغیرہ رکھ کر احتیاط کے ساتھ کتابت کرے۔

تنبیہ: حیض ونفاس کی حالت میں عورت کے لیے کسی حائل کے بغیر قرآن کریم کو چھونا جائز نہیں، اس لیے مذکورہ مسائل میں بھی اس بات کی رعایت ضروری ہے کہ کسی حائل کے بغیر قرآن کریم کو چھونے سے اجتناب کیا جائے۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل آنے والے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

حیض ونفاس کی حالت میں قاعدہ پڑھنے کا حکم:

ما قبل کی تفصیل کے مطابق خواتین کے لیے حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز نہیں، اسی طرح ایک ہی سانس میں روانی کے ساتھ قرآن کریم کی کسی بھی آیت کی تلاوت کرنا جائز نہیں، البتہ تعلیمی مجبوری میں آیت کے ہر ہر کلمہ پر سانس توڑ کر علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھنے کی گنجائش ہے۔

اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ عورت ماہواری کی حالت میں قاعدہ پڑھ سکتی ہے، البتہ جہاں قرآن کریم کی پوری آیت آجائے تو وہاں اس آیت کے ہر ہر کلمہ پر سانس توڑ کر علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھے، جیسے کہ: "إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" کو یوں پڑھے کہ "إِيَّاكَ" پڑھ کر سانس توڑ دے، پھر "نَعْبُدُ" پڑھ کر سانس توڑ دے، پھر "وَإِيَّاكَ" پڑھ کر سانس توڑ دے، پھر "نَسْتَعِينُ" پڑھ کر سانس توڑ دے۔

(ماخذ: فتویٰ جامعہ دار العلوم کراچی نمبر: ۱۹۴۶/ ۳۷، مؤرخہ: ۲۹/ ۴/ ۳۹ھ)

حدیث اور فقہی عبارات

- سنن الدارقطني:

٤٢٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ

وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ». (باب فِي النَّهْيِ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)

- الدر المختار:

(وَ) يَحْرُمُ بِهِ (تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ) وَلَوْ دُونَ آيَةٍ عَلَى الْمُخْتَارِ (بِقَصْدِهِ) فَلَوْ قَصَدَ الدُّعَاءَ أَوِ الثَّنَاءَ أَوِ افْتِتَاحَ أَمْرٍ أَوِ التَّعْلِيمِ وَلَقَّنَ كَلِمَةً كَلِمَةً حَلَّ فِي الْأَصَحِّ ...... (وَ) يَحْرُمُ (بِهِ) أَيْ بِالْأَكْبَرِ (وَبِالْأَصْغَرِ) مَسُّ مُصْحَفٍ: أَيْ مَا فِيهِ آيَةٌ كَدِرْهَمٍ وَجِدَارٍ.

- رد المحتار:

(قَوْلُهُ: تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ) أَيْ وَلَوْ بَعْدَ الْمَضْمَضَةِ كَمَا يَأْتِي، وَفِي حُكْمِهِ مَنْسُوخُ التِّلَاوَةِ عَلَى مَا سَنَذْكُرُهُ. (قَوْلُهُ: وَلَوْ دُونَ آيَةٍ) أَيْ مِنَ الْمُرَكَّبَاتِ لَا الْمُفْرَدَاتِ؛ لِأَنَّهُ جَوَّزَ لِلْحَائِضِ الْمُعَلِّمَةِ تَعْلِيمَهُ كَلِمَةً كَلِمَةً. يَعْقُوبُ بَاشَا. (قَوْلُهُ: عَلَى الْمُخْتَارِ) أَيْ مِنْ قَوْلَيْنِ مُصَحَّحَيْنِ، ثَانِيهِمَا أَنَّهُ لَا يَحْرُمُ مَا دُونَ آيَةٍ، وَرَجَّحَهُ ابْنُ الْهُمَامِ بِأَنَّهُ لَا يُعَدُّ قَارِئًا بِمَا دُونَ آيَةٍ فِي حَقِّ جَوَازِ الصَّلَاةِ فَكَذَا هُنَا، وَاعْتَرَضَهُ فِي «الْبَحْرِ» تَبَعًا لِـ«الْحِلْبَةِ» بِأَنَّ الْأَحَادِيثَ لَمْ تَفْصِلْ بَيْنَ الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ وَالتَّعْلِيلُ فِي مُقَابَلَةِ النَّصِّ مَرْدُودٌ. اهـ. وَالْأَوَّلُ قَوْلُ الْكَرْخِيِّ، وَالثَّانِي قَوْلُ الطَّحَاوِيِّ. أَقُولُ: وَمَحَلُّهُ إذَا لَمْ تَكُنْ طَوِيلَةً، فَلَوْ كَانَتْ طَوِيلَةً كَانَ بَعْضُهَا كَآيَةٍ؛ لِأَنَّهَا تَعْدِلُ ثَلَاثَ آيَاتٍ, ذَكَرَهُ فِي «الْحِلْبَةِ» عَنْ «شَرْحِ الْجَامِعِ» لِفَخْرِ الْإِسْلَامِ ..... (قَوْلُهُ: أَوِ التَّعْلِيمَ) فَرَّقَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ بِأَنَّ الْحَائِضَ مُضْطَرَّةٌ؛ لِأَنَّهَا لَا تَقْدِرُ عَلَى رَفْعِ حَدَثِهَا، بِخِلَافِ الْجُنُبِ وَالْمُخْتَارُ؛ لِأَنَّهُ لَا فَرْقَ. نُوحٌ. (قَوْلُهُ: وَلَقَّنَ كَلِمَةً كَلِمَةً) هُوَ الْمُرَادُ بِقَوْلِ «الْمُنْيَةِ»: «حَرْفًا حَرْفًا» كَمَا فَسَّرَهُ بِهِ فِي شَرْحِهَا، وَالْمُرَادُ مَعَ الْقَطْعِ بَيْنَ كُلِّ كَلِمَتَيْنِ، وَهَذَا عَلَى قَوْلِ الْكَرْخِيِّ، وَعَلَى قَوْلِ الطَّحَاوِيِّ تَعَلَّمَ نِصْفَ آيَةٍ، «نِهَايَةٌ» وَغَيْرُهَا. وَنَظَرَ فِيهِ فِي «الْبَحْرِ» بِأَنَّ الْكَرْخِيَّ قَائِلٌ بِاسْتِوَاءِ الْآيَةِ وَمَا دُونَهَا فِي الْمَنْعِ. وَأَجَابَ فِي «النَّهْرِ» بِأَنَّ مُرَادَهُ بِمَا دُونَهَا مَا بِهِ يُسَمَّى قَارِئًا، وَبِالتَّعْلِيمِ كَلِمَةً كَلِمَةً لَا يُعَدُّ قَارِئًا اهـ. وَيُؤَيِّدُهُ مَا قَدَّمْنَاهُ عَنِ «الْيَعْقُوبِيَّةِ» بَقِيَ مَا لَوْ كَانَتِ الْكَلِمَةُ آيَةً كـ«ص» و «ق» نَقَلَ نُوحٌ أَفَنْدِي عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ يَنْبَغِي الْجَوَازُ. أَقُولُ: وَيَنْبَغِي عَدَمُهُ فِي «مُدْهَامَّتَانِ»، [الرحمن: ٦٤]. تَأَمَّلْ. ..... (قَوْلُهُ، مَسُّ مُصْحَفٍ) «الْمُصْحَفُ» بِتَثْلِيثِ الْمِيمِ، وَالضَّمُّ فِيهِ أَشْهَرُ، سُمِّيَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ أُصْحِفَ

أَيْ جُمِعَ فِيهِ الصَّحَائِفُ، «حَلْبَةٌ». (قَوْلُهُ: أَيْ مَا فِيهِ آيَةٌ إلَخْ) أَيِ الْمُرَادُ مُطْلَقُ مَا كُتِبَ فِيهِ قُرْآنٌ مَجَازًا، مِنْ إطْلَاقِ اسْمِ الْكُلِّ عَلَى الْجُزْءِ، أَوْ مِنْ بَابِ الْإِطْلَاقِ وَالتَّقْيِيدِ. قَالَ ح: لَكِنْ لَا يَحْرُمُ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ إلَّا بِالْمَكْتُوبِ أَيْ مَوْضِعُ الْكِتَابَةِ، كَذَا فِي «بَابِ الْحَيْضِ» مِنَ «الْبَحْرِ»، وَقَيَّدَ بِالْآيَةِ؛ لِأَنَّهُ لَوْ كَتَبَ مَا دُونَهَا لَا يُكْرَهُ مَسُّهُ كَمَا فِي «حَيْضِ الْقُهُسْتَانِيِّ». وَيَنْبَغِي أَنْ يَجْرِيَ هُنَا مَا جَرَى فِي قِرَاءَةِ مَا دُونَ آيَةٍ مِنَ الْخِلَافِ وَالتَّفْصِيلِ الْمَارَّيْنِ هُنَاكَ بِالْأَوْلَى؛ لِأَنَّ الْمَسَّ يَحْرُمُ بِالْحَدَثِ وَلَوْ أَصْغَرَ، بِخِلَافِ الْقِرَاءَةِ فَكَانَتْ دُونَهُ، تَأَمَّلْ. (كتاب الطهارة)

حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کو چھونے کے احکام

قرآن کریم کو چھونے کے لیے پاکی کا حکم:

قرآن مجید کو چھونے کے لیے پاک ہونا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ عورت کے لیے حیض و نفاس کی حالت میں کسی حائل کے بغیر قرآن کریم چھونا جائز نہیں، یہی جمہور امت اور حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ (تفسیر معارف القرآن عثمانی سورتِ واقعہ آیت:79)

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَمِنْهَا: حُرْمَةُ مَسِّ الْمُصْحَفِ، لَا يَجُوزُ لَهُمَا وَلِلْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ مَسُّ الْمُصْحَفِ إلَّا بِغِلَافٍ مُتَجَافٍ عنه كَالْخَرِيطَةِ وَالْجِلْدِ الْغَيْرِ الْمُشَرَّزِ، لَا بِمَا هو مُتَّصِلٌ بِهِ هو الصَّحِيحُ، هَكَذَا في «الْهِدَايَةِ»، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى كَذَا في «الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ».

(الْبَابُ السَّادِسُ في الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ في أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں قرآن کریم کو جس طرح ہاتھ سے چھونا جائز نہیں اسی طرح جسم کے کسی اور عضو سے بھی چھونا جائز نہیں۔

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَاخْتَلَفُوا في مَسِّ الْمُصْحَفِ بِمَا عَدَا أَعْضَاءِ الطَّهَارَةِ وَبِمَا غُسِلَ من الْأَعْضَاءِ قبل إكْمَالِ الْوُضُوءِ، وَالْمَنْعُ أَصَحُّ، كَذَا في «الزَّاهِدِيِّ».

(الْبَابُ السَّادِسُ في الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ في أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

قرآن کریم کے اوراق اور جِلد کو چھونے کا حکم:

حیض و نفاس کی حالت میں جس طرح قرآن کریم کے الفاظ و نقوش کو چھونا جائز نہیں اسی طرح قرآن مجید کے اوراق کی خالی جگہ اور اس کے ساتھ متصل جِلد اور غلاف کو چھونا بھی جائز نہیں۔

قرآن کریم کو غلاف کے ساتھ چھونے کا حکم:

حیض ونفاس کی حالت میں قرآن مجید کو اُس غلاف کے ساتھ چھونا جائز ہے جو کہ اس کے ساتھ متصل اور جڑا ہوا نہ ہو بلکہ جدا ہوتا ہو، البتہ جو غلاف جلد کی طرح متصل ہو کہ وہ جدا نہ ہوتا ہو تو قرآن کریم کی طرح اس کو بھی حیض ونفاس کی حالت میں چھونا جائز نہیں۔ (معارف القرآن سورت واقعہ آیت:79)

- **فتاویٰ ہندیہ میں ہے:**

وَمِنْهَا: حُرْمَةُ مَسِّ الْمُصْحَفِ، لَا يَجُوزُ لَهُمَا وَلِلْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ مَسُّ الْمُصْحَفِ إلَّا بِغِلَافٍ مُتَجَافٍ عنه كَالْخَرِيطَةِ وَالْجِلْدِ الْغَيْرِ الْمُشَرَّزِ، لَا بِمَا هو مُتَّصِلٌ بِهِ هو الصَّحِيحُ، هَكَذَا في «الْهِدَايَةِ»، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى، كَذَا في «الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ».

(الْبَابُ السَّادِسُ في الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ في أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

- **الجوہرۃ النیّرۃ شرح مختصر القدوری میں ہے:**

قَوْلُهُ: «وَلَا يَجُوزُ لِمُحْدِثٍ مَسُّ الْمُصْحَفِ» وَإِنَّمَا لَمْ يَذْكُرِ الْحَائِضَ وَالنُّفَسَاءَ وَالْجُنُبَ؛ لِأَنَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ حُكْمَهَا حُكْمُهُ بِطَرِيقِ الْأَوْلَى؛ لِأَنَّ حُكْمَ الْقِرَاءَةِ أَخَفُّ مِنْ حُكْمِ الْمَسِّ، فَإِذَا لَمْ تَجُزْ لَهُمُ الْقِرَاءَةُ فَلَأَنْ لَا يَجُوزَ لَهُمُ الْمَسُّ أَوْلَى. الْفَرْقُ فِي الْمُحْدِثِ بَيْنَ الْمَسِّ وَالْقِرَاءَةِ: أَنَّ الْحَدَثَ حَلَّ الْيَدَ دُونَ الْفَمِ، وَالْجَنَابَةُ حَلَّتِ الْيَدَ وَالْفَمَ، أَلَا تَرَى أَنَّ غَسْلَ الْيَدِ وَالْفَمِ فِي الْجَنَابَةِ فَرْضَانِ، وَفِي الْحَدَثِ إنَّمَا يُفْرَضُ غَسْلُ الْيَدِ دُونَ الْفَمِ. قَوْلُهُ: «إلَّا أَنْ يَأْخُذَهُ بِغِلَافِهِ أَوْ بِعِلَاقَتِهِ»: وَغِلَافُهُ مَا يَكُونُ مُتَجَافِيًا عَنْهُ أَيْ مُتَبَاعِدًا بِأَنْ يَكُونَ شَيْئًا ثَالِثًا بَيْنَ الْمَاسِّ وَالْمَمْسُوسِ كَالْجِرَابِ وَالْخَرِيطَةِ، دُونَ مَا هُوَ مُتَّصِلٌ بِهِ كَالْجِلْدِ الْمُشَرَّزِ، هُوَ الصَّحِيحُ، وَعِنْدَ الْإِسْبِيجَابِيِّ: الْغِلَافُ: هُوَ الْجِلْدُ الْمُتَّصِلُ بِهِ، وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى؛ لِأَنَّ الْجِلْدَ تَبَعٌ لِلْمُصْحَفِ، وَإِذَا لَمْ يَجُزْ لِلْمُحْدِثِ الْمَسُّ فَكَذَا لَا يَجُوزُ لَهُ وَضْعُ أَصَابِعِهِ عَلَى الْوَرَقِ الْمَكْتُوبِ فِيهِ عِنْدَ التَّقْلِيبِ؛ لِأَنَّهُ تَبَعٌ لَهُ. (بَابُ الْحَيْضِ)

- **الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے:**

مَسُّ جِلْدِ الْمُصْحَفِ وَمَا لَا كِتَابَةَ فِيهِ مِنْ وَرَقِهِ:

ذَهَبَ جُمْهُورُ الْفُقَهَاءِ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ إِلَى أَنَّهُ يَمْتَنِعُ عَلَى غَيْرِ الْمُتَطَهِّرِ

مَسُّ جِلْدِ الْمُصْحَفِ الْمُتَّصِلِ، وَالْحَوَاشِي الَّتِي لَا كِتَابَةَ فِيهَا مِنْ أَوْرَاقِ الْمُصْحَفِ، وَالْبَيَاضِ بَيْنَ السُّطُورِ، وَكَذَا مَا فِيهِ مِنْ صَحَائِفَ خَالِيَةٍ مِنَ الْكِتَابَةِ بِالْكُلِّيَّةِ، وَذَلِكَ لأَنَّهَا تَابِعَةٌ لِلْمَكْتُوبِ وَحَرِيمٌ لَهُ، وَحَرِيمُ الشَّيْءِ تَبَعٌ لَهُ وَيَأْخُذُ حُكْمَهُ. (مادة: مصحف جلد: ٣٣، صفحه: ٧)

قرآنی آیات پر مشتمل کاغذ وغیرہ کو چھونے کا حکم:

اگر قرآن کریم کی آیت قرآنی مصحف کے علاوہ کسی اور کاغذ وغیرہ پر لکھی ہوئی ہو تو ایسی صورت میں حیض ونفاس کی حالت میں اس کاغذ کو تو چھونا جائز ہے البتہ آیت کو چھونا جائز نہیں۔

- ردالمحتار میں ہے:

١- (قَوْلُهُ: وَمَسُّهُ) أَيِ الْقُرْآنِ وَلَوْ فِي لَوْحٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ حَائِطٍ، لَكِنْ لَا يُمْنَعُ إلَّا مِنْ مَسِّ الْمَكْتُوبِ، بِخِلَافِ الْمُصْحَفِ فَلَا يَجُوزُ مَسُّ الْجِلْدِ وَمَوْضِعِ الْبَيَاضِ مِنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَجُوزُ، وَهَذَا أَقْرَبُ إلَى الْقِيَاسِ، وَالْمَنْعُ أَقْرَبُ إلَى التَّعْظِيمِ، كَمَا فِي «الْبَحْرِ»، أَيْ وَالصَّحِيحُ الْمَنْعُ كَمَا نَذْكُرُهُ.

(مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة؛ طلبًا للتيسير كان حسنا)

٢- (قَوْلُهُ: عَلَى الصَّحِيفَةِ) قَيَّدَ بِهَا؛ لِأَنَّ نَحْوَ اللَّوْحِ لَا يُعْطَى حُكْمَ الصَّحِيفَةِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَحْرُمُ إلَّا مَسُّ الْمَكْتُوبِ مِنْهُ، ط. (مطلب: يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء)

قرآن کریم کو کسی حائل کے ذریعے چھونے کا حکم:

قرآن کریم کو حیض ونفاس کی حالت میں کسی پاک کپڑے، قلم یا لکڑی وغیرہ کے ذریعے چھونا اور اس کے اوراق پلٹنا جائز ہے۔

قرآن کریم کو جسم سے متصل لباس کے ذریعے چھونے کا حکم:

حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کریم کو اُس لباس اور کپڑے سے چھونا جائز نہیں جو کہ پہن یا اوڑھ رکھا ہو، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کو پہنے ہوئے لباس کی آستین یا دامن سے، اسی طرح پہنے ہوئے دستانے یا اوڑھے ہوئے دوپٹے سے چھونا جائز نہیں، بلکہ کسی ایسے پاک کپڑے سے چھونا جائز ہے جو پہنا یا اوڑھا ہوا نہ ہو بلکہ جسم

سے الگ ہو۔ (تفسیر معارف القرآن سورت واقعہ آیت: 79)

- ردالمحتار شرح الدر المختار:

(قَوْلُهُ: غَيْرُ مُشَرَّزٍ) أَيْ غَيْرُ مَخِيطٍ بِهِ، وَهُوَ تَفْسِيرٌ لِلْمُتَجَافِي، قَالَ فِي «الْمُغْرِبِ»: مُصْحَفٌ مُشَرَّزٌ أَجْزَاؤُهُ مَشْدُودٌ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ مِنَ الشِّيرَازَةِ، وَلَيْسَتْ بِعَرَبِيَّةٍ اهـ، فَالْمُرَادُ بِالْغِلَافِ مَا كَانَ مُنْفَصِلًا كَالْخَرِيطَةِ وَهِيَ الْكِيسُ وَنَحْوِهَا؛ لِأَنَّ الْمُتَّصِلَ بِالْمُصْحَفِ مِنْهُ حَتَّى يَدْخُلَ فِي بَيْعِهِ بِلَا ذِكْرٍ. وَقِيلَ: الْمُرَادُ بِهِ الْجِلْدُ الْمُشَرَّزُ، وَصَحَّحَهُ فِي «الْمُحِيطِ» وَ«الْكَافِي»، وَصَحَّحَ الْأَوَّلَ فِي «الْهِدَايَةِ» وَكَثِيرٍ مِن الْكُتُبِ، وَزَادَ فِي «السِّرَاجِ» أَنَّ عَلَيْهِ الْفَتْوَى. وَفِي «الْبَحْرِ» أَنَّهُ أَقْرَبُ إلَى التَّعْظِيمِ. قَالَ: وَالْخِلَافُ فِيهِ جَارٍ فِي الْكُمِّ أَيْضًا فَفِي «الْمُحِيطِ»: لَا يُكْرَهُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ، وَاخْتَارَهُ فِي «الْكَافِي» مُعَلِّلًا بِأَنَّ الْمَسَّ اسْمٌ لِلْمُبَاشَرَةِ بِالْيَدِ بِلَا حَائِلٍ. وَفِي «الْهِدَايَةِ» أَنَّهُ يُكْرَهُ، هُوَ الصَّحِيحُ؛ لِأَنَّهُ تَابِعٌ لَهُ، وَعَزَاهُ فِي «الْخُلَاصَةِ» إلَى عَامَّةِ الْمَشَايِخِ، فَهُوَ مُعَارِضٌ لِمَا فِي «الْمُحِيطِ» فَكَانَ هُوَ أَوْلَى. اهـ. أَقُولُ: بَلْ هُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ كَمَا فِي «الْخَانِيَّةِ»، وَالتَّقْيِيدُ بِالْكُمِّ اتِّفَاقِيٌّ؛ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ مَسُّهُ بِبَعْضِ ثِيَابِ الْبَدَنِ غَيْرِ الْكُمِّ، كَمَا فِي «الْفَتْحِ» عَن «الْفَتَاوَى». وَفِيهِ: قَالَ لِي بَعْضُ الْإِخْوَانِ: أَيَجُوزُ بِالْمِنْدِيلِ الْمَوْضُوعِ عَلَى الْعُنُقِ؟ قُلْت: لَا أَعْلَمُ فِيهِ نَقْلًا. وَالَّذِي يَظْهَرُ أَنَّهُ إذَا تَحَرَّكَ طَرَفُهُ بِحَرَكَتِهِ لَا يَجُوزُ، وَإِلَّا جَازَ؛ لِاعْتِبَارِهِمْ إيَّاهُ تَبَعًا لَهُ كَبَدَنِهِ فِي الْأَوَّلِ دُونَ الثَّانِي فِيمَا لَوْ صَلَّى وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ بِطَرَفِهَا الْمُلْقَى نَجَاسَةٌ مَانِعَةٌ، وَأَقَرَّهُ فِي «النَّهْرِ» وَ«الْبَحْرِ». (قَوْلُهُ: أَوْ بِصُرَّةٍ) رَاجِعٌ لِلدِّرْهَمِ، وَالْمُرَادُ بِالصُّرَّةِ مَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ ثِيَابِهِ التَّابِعَةِ لَهُ. (قَوْلُهُ: وَحَلَّ قَلْبُهُ بِعُودٍ) أَيْ تَقْلِيبُ أَوْرَاقِ الْمُصْحَفِ بِعُودٍ وَنَحْوِهِ؛ لِعَدَمِ صِدْقِ الْمَسِّ عَلَيْهِ.

(باب الغسل)

تفسیر کی کتاب کو چھونے کا حکم:

قرآن کریم کی تفسیر کی کتاب کو حیض ونفاس کی حالت میں چھونے کا حکم یہ ہے کہ اگر اس میں قرآنی آیات کے مقابلے میں ترجمہ اور تفسیر زیادہ ہوں تو ایسی صورت میں اس کو چھونا درست ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ پاکی

کی حالت میں چھوئے، البتہ اس صورت میں بھی قرآنی آیات کو چھونا جائز نہیں، لیکن اگر قرآنی آیات زیادہ یا ترجمہ اور تفسیر کے برابر ہوں تو ایسی صورت میں تفسیر کی کتاب کو حیض ونفاس کی حالت میں چھونا جائز نہیں۔ یہی حکم تفسیر کی کتب کے علاوہ اُن دیگر کتب کا بھی ہے جن میں قرآنی آیات درج ہوتی ہیں۔

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: وَلَوْ قِيلَ بِهِ) أَيْ بِهَذَا التَّفْصِيلِ، بِأَنْ يُقَالَ: إنْ كَانَ التَّفْسِيرُ أَكْثَرَ لَا يُكْرَهُ، وَإِنْ كَانَ الْقُرْآنُ أَكْثَرَ يُكْرَهُ. وَالْأَوْلَى إلْحَاقُ الْمُسَاوَاةِ بِالثَّانِي، وَهَذَا التَّفْصِيلُ رُبَّمَا يُشِيرُ إلَيْهِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ «النَّهْرِ»، وَبِهِ يَحْصُلُ التَّوْفِيقُ بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ. (باب الغسل)

قرآن کریم کے ترجمہ کی کتاب کو چھونے کا حکم:

قرآنی آیات کے بغیر مکمل قرآن کریم کا صرف ترجمہ شائع کرنا جائز نہیں۔ (جواہر الفقہ) جہاں تک ایسے خالص ترجمے کی کتاب کو حیض ونفاس کی حالت میں چھونے کا حکم ہے تو بعض اہلِ علم نے خالص ترجمہ پر مشتمل کتاب کو حیض ونفاس کی حالت میں چھونا مکروہ قرار دیا ہے۔

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَلَوْ كان الْقُرْآنُ مَكْتُوبًا بِالْفَارِسِيَّةِ يُكْرَهُ لهم مَسُّهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَا عِنْدَهُمَا على الصَّحِيحِ، هَكَذَا فِي «الْخُلَاصَةِ».

(الْبَابُ السَّادِسُ فِي الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

حیض ونفاس کی حالت میں قاعدہ کو چھونے کا حکم:

عورت کے لیے حیض ونفاس کی حالت میں قاعدہ کو چھونا اور پکڑنا جائز ہے، اسی طرح قاعدہ کے اندرونی الفاظ اور کلمات کو چھونا بھی جائز ہے، البتہ قاعدے میں جو قرآنی آیات درج ہوتی ہیں ان کو چھونا جائز نہیں۔ اور بہتر صورت یہی ہے کہ قاعدے کے الفاظ وکلمات کو بھی ہاتھ لگانے کی بجائے صفحے کے دائیں بائیں جگہ پر ہاتھ رکھ کر قاعدہ پڑھے۔ (مأخذ: فتویٰ جامعہ دار العلوم کراچی نمبر: ۱۹۴۶/ ۳۷، مؤرخہ: ۲۹/ ۴/ ۳۹ھ)

موبائل یا کمپیوٹر وغیرہ میں موجود قرآن کریم کو چھونے کا حکم:

حیض ونفاس کی حالت میں موبائل، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ یا کسی اور ڈیجیٹل ڈیوائس میں موجود قرآن کریم کو چھونے کی ضرورت پیش آئے تو اس کے لیے پاکی ضروری نہیں، بلکہ حیض ونفاس کی حالت میں بھی چھونا درست ہے، اسی طرح اس کا صفحہ پلٹنا بھی درست ہے، البتہ بہتر یہی ہے کہ اسے حیض ونفاس کی حالت میں نہ چھوئے بلکہ پاکی ہی کی حالت میں چھوئے، البتہ اگر کسی حائل کے ذریعے ہاتھ لگانا اور صفحہ پلٹنا ممکن ہو تو اسی پر عمل کرے۔

- جامعہ دار العلوم کراچی کا فتویٰ:

"موبائل میں قرآنی آیات کے جو نقوش ہمیں نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ حروف و نقوش موجود نہیں ہوتے بلکہ صرف شعاعیں اور برقی لہریں ہوتی ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں، لہٰذا یہ نقوش قرآنی آیات کے حکم میں نہیں، اس لیے بغیر وضو اس کو چھونا جائز ہے، خاص کر جب اسکرین کا شیشہ بھی حائل ہو، البتہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ بلا وضو اسکرین پر ہاتھ نہ لگائے۔ (تبویب: 24/ 958)" (فتویٰ نمبر: 90/ 1523)

اس فتویٰ سے حیض ونفاس کی حالت میں چھونے کا حکم بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

بندہ مبین الرحمٰن
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
ربیع الثانی 1442ھ/ نومبر 2020